Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۲؍رجب ۱۳۹۴ھ ۲؍ظہور ۱۳۵۳ھش ۲؍اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲؍ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ گرمی کا کچھ اثر ابھی چل رہا ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۴؍دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبۂ عید الاضحی میں فرمایا:۔

"میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

۱۔ وقت پر نہیں پہنچتے۔

۲۔ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے۔

۳۔ سنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے

کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔

بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں وہ اس بات کی تہہ کو نہیں پہنچتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے۔

اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دیدے۔ یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھی ہے حد درجے کی سفیہانہ بات ہے۔ اسی طرح میں نے پرانے کپڑوں پرانے لحافوں کی نسبت بارہا توجہ دلائی ہے۔ یہی حکم علم کا ہے کہ اگر خدا نے تمہیں علم بخشا ہے تو اس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ دوسروں کو پڑھاویں مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگ اس زکوٰۃ میں مضائقہ کرتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے پڑھانے کی نسبت کہا اس نے بڑی جلدی اور شوق سے منظور کر لیا مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ڈیوٹیوں کا حساب آپ جانتے ہوں گے یہ زکوٰۃ کا طرز نہیں۔ میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں۔ امام حسن بصری سے کسی نے زکوٰۃ کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا ہمارے ہاں تو زکوٰۃ یہ ہے کہ کسی کے پاس چالیس ہوں تو وہ اکتالیس بھر دے اور علماء کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس ہوں تو ایک دے۔

غرض ہر ایک کو زکوٰۃ دیتے رہنا چاہئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر۔ جس کے حصول کا گر دعا ہے۔" (خطبات نور جلد دوم ص۴۹۰)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے!

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اُسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح ہر سچے مسلمان کو لانا چاہیئے

(۱) "مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہیئے مَیں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے آپؐ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔"

(الحکم ۱۷؍دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

(۲) "میرے نزدیک مومن وہی ہوتا ہے جو آپؐ کی اتباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہنچتا ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تا کہ اللہ تمہیں محبوب بنالے۔۔۔۔ محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپؐ کی اتباع میں ایسا گم ہو کہ اپنے جذباتِ نفس کو تھام لے اور سوچ لے کہ مَیں کس کی اُمّت ہوں۔"

(الحکم ۱۷؍ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

(۳) "عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپؐ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمامِ حجت ہو چکا ہے وہ اگر کفر پر مرے گا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ماہ ظہور ۱۳۵۳ہش

مامورینِ الٰہی کے خلاف عاد اور ثمود کا آخری حربہ

مامورینِ الٰہی کے جو حالات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں ان سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مامورینِ الٰہی کے مخالفین انہیں اور ان پر ایمان لانے والوں کو پہلے تو طرح طرح کی اذیّتیں دیتے رہے اور جب کوئی اذیت بھی انہیں جادۂ حق سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہوسکی تو وہ ایک آخری حربہ استعمال کرنے پر اُتر آئے اور انہیں اِس حربہ کی کامیابی کا اتنا یقین ہوتا تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ اب ہم زمین سے حق اور اہلِ حق کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس آخری حربہ کا ذکر یوں تو بعض اَور نبیوں اور مامورین کے واقعات میں بھی کیا ہے لیکن قومِ نوح، عاد اور ثمود اور ان کے بعد آنے والی قوموں کی طرف جو مامور آئے تھے اور ان کے ساتھ ان اقوام نے جو انتہائی ظالمانہ سلوک روا رکھا تھا اسکے ضمن میں اِس حربہ کا بطور خاص ذکر کیا ہے اور اِس حربہ کی ناکامی پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم کی آیات ۱۰ تا ۱۸ میں تفصیل سے بتایا ہے کہ ان اقوام نے اُن رسولوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے اور پھر ان قوموں کا کیا انجام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کیا جو لوگ تم سے پہلے تھے یعنی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو انکے بعد ہوئے ان کی نسبت دلوں کو ہلا دینے والی خبر تمہیں نہیں پہنچی۔ وہ اپنی سرکشیوں اور مظالم کی وجہ سے ایسے زیرِ عتاب آئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اب انہیں کوئی بھی نہیں جانتا۔ ان کے اِس عبرتناک انجام کی وجہ یہ تھی کہ جب ان کے رسول ان کے پاس روشن نشان اور روشن دلائل لے کر آئے تو انہوں نے ان کی ایک بات بھی نہ مانی اور ان سے کہا کہ تم جو تعلیم لے کر ہماری طرف آئے ہو اور جسے اختیار کرنے کی تم ہمیں ترغیب دیتے ہو، وہ تو اِس قابل ہے ہی نہیں کہ اسے قبول کیا جائے۔ تم چاہتے ہو کہ ہم اپنے باپ دادوں کے وقت سے جس مسلک پر عمل پیرا ہیں اور جو ہماری فطرت اور سرشت میں رچا بسا ہوا ہے اس کو ہم تمہارے کہنے سے ترک کر دیں اور تم جو نیا مسلک پیش کرتے ہو اُسے اختیار کر لیں۔

اس پر ان کی طرف مبعوث ہونے والے رسولوں نے ان سے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کے بارہ میں کچھ شک ہے جس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ آسمانوں اور زمین اور ان میں پائی جانے والی ہر شئے کے خالق نے ہی ہمیں تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ ہم تمہیں اسی کی طرف بلائیں اور وہ تمہیں اس لئے بُلا رہا ہے تاکہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں حق کی برکت سے نیکیوں کی توفیق عطا کر کے اپنے انعامات سے نوازے۔ رسولوں کی باتیں سُن کر ان کی قوموں نے ان سے کہا تم کیسے خدا کے رسول ہو سکتے ہو۔ تم میں اور ہم میں فرق ہی کیا ہے تم ہماری طرح کے ہی انسان ہو۔ اور اگر تم واقعی خدا کے رسول ہو تو جس روشن نشان کے ہم طالب ہیں وہ نشان لاؤ۔ رسولوں نے جواب دیا یہ تو صحیح ہے کہ ہم تمہاری طرح ہی بشر ہیں لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور اسے اصلاحِ خلق کے لئے چُن لیتا ہے۔ رہا نشان دکھانے کا مطالبہ تو یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ ہم اللہ کے حکم کے سوا کوئی نشان لائیں۔ ہاں ہمارا پورا توکّل اپنے خدا پر ہی ہے وہ جب چاہے گا کوئی ایسا نشان ظاہر کر دے گا جس سے تم پر حجت پوری ہو سکے۔

بجائے اِس کے کہ وہ رسولوں کی باتوں پر غور کرتے اور جو دلائل اور نشان وہ لے کر آئے تھے ان سے فائدہ اٹھا کر جادۂ مستقیم پر گامزن ہوتے انہوں نے ان رسولوں کو ہر طرح سے تنگ کرنا اور انہیں ستانا شروع کر دیا اور لگے اذیتیں پہنچانے۔ اس پر رسولوں نے ان سے کہا تم جتنی چاہو ہمیں اذیتیں پہنچاؤ ہم کبھی اُس مشن سے باز نہیں آسکتے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے جس نے ہمیں بھیجا ہے۔ جو دُکھ بھی تم ہمیں دو گے اور جو اذیتیں تم ہمیں پہنچاؤ گے ہم اپنے اللہ پر توکّل کرتے ہوئے انہیں صبر سے برداشت کرتے چلے جائیں گے اور ہمارے پائے استقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہیں آئے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اِس جواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (ابراھیم آیت ۱۳)

ترجمہ:- اور یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ ہم اللہ پر توکّل نہ کریں۔ اُس نے ہمارے مناسبِ حال ہدایت کے راستے ہمیں دکھائے ہیں۔ اور جو دُکھ تم نے ہمیں دے رکھا ہے (اور دیتے چلے جا رہے ہو) اُس پر ہم یقیناً صبر کرتے چلے جائیں گے۔ (کیوں ہم یہ سب دُکھ اور اذیّتیں صبر سے برداشت نہ کریں جبکہ) بھروسہ کرنے والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

جب ان اقوام نے دیکھا کہ خدا کے یہ فرستادہ اور ان پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد ہماری پہنچائی ہوئی اذیّتوں کو صبر سے برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں اور کسی طرح بھی اُس راستہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں جسے وہ حق سمجھتے ہیں تو وہ بالآخر اپنی غالب اکثریت کے گھمنڈ میں آخری حربہ استعمال کرنے پر تُل گئے اور انہوں نے ان رسولوں اور ان کے قلیل التعداد ساتھیوں کو الٹی میٹم دیدیا کہ چونکہ تم کسی طرح بھی اپنے مسلک کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہو اِس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم تمہیں اپنے درمیان سے نکال باہر کریں گے یا تمہیں ہمارے مسلک پر بالجبر واپس آنا پڑے گا۔ چنانچہ الٹی میٹم کی شکل میں ان کے اِس آخری حربہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ (سورۃ ابراھیم آیت ۱۴)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا انہوں نے ان سے کہا کہ ہم تمہیں ضرور اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مسلک پر واپس آجاؤ گے (یعنی ہمارے درمیان تم اسی صورت میں رہ سکو گے کہ تم اپنے اِس نئے مسلک کو ترک کر کے ہمارے مسلک پر واپس آجاؤ)۔

اِس آخری حربہ پر بھی وہ رسول اور انکے قلیل التعداد متبعین تو خاموش ہی رہے اور صبر کے دامن کو انہوں نے ہاتھ سے نہ چھوڑا تاہم اِس ظلمِ عظیم کو خدا کی غیرت نے برداشت نہ کیا اور اُس نے جو اُنہیں ہر دُکھ اور اذیّت پر صبر کی تلقین کرتا چلا آرہا تھا ان پر وحی نازل کر کے انہیں تسلّی دی کہ اب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے اِس لئے میری تقدیر خاص حرکت میں آئے گی اور اس ظلم کا ہمیشہ ہمیش کے لئے سدّباب کر دے گی۔

اِس تسلّی کے بعد وہ رسول اور انکے متبعین اللہ تعالیٰ کے حضور اَور زیادہ عاجزی اور تضرع کے ساتھ دعائیں کرنے میں مصروف رہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ جلد بہتری کے سامان کرے تا ظلم کا سدِّباب ہو اور وہ بھی امن کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے پیغامِ حق کی اشاعت کر سکیں۔ چنانچہ اُن کی اِن عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کا جو نتیجہ برآمد ہوا اللہ تعالیٰ اِس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

(ابراھیم آیت ۱۶)

ترجمہ:- اور انہوں نے اپنی کامیابی کے لئے دعا کی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہر ایک سرکش اور حق کا دشمن ناکام ہو کر رہا۔

پس اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے حرکت میں آنے پر قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد آنے والی قوموں کا یہ آخری حربہ بھی ناکام ثابت ہوا بلکہ خود اُنہیں لے ڈوبا اور حق غالب آکر رہا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں اعادہ ہوا اور ہوتا ہی چلا گیا اور اسے آج تاریخ انبیاء کے ایک جلی عنوان کی حیثیت حاصل ہے۔ ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی حقیقت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے

(۱۲)

اسلام کی فوقیت کے دو وجوہ

حقیقت اسلامیہ جس کی تعلیم قرآن کریم فرماتا ہے کوئی نئی چیز نہیں ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اسی حقیقت کے ظاہر کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے اور تمام الٰہی کتابوں کا یہی مدعا رہا ہے کہ تا بنی آدم کو اس صراط مستقیم پر قائم کریں لیکن قرآن کریم کی تعلیم کو جو دوسری تعلیموں پر کمال درجہ کی فوقیت ہے تو اس کی دو وجہ ہیں۔

اوّل یہ کہ پہلے نبی اپنے زمانہ کے جمیع بنی آدم کے لئے مبعوث نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ صرف اپنی ایک خاص قوم کے لئے بھیجے جاتے تھے جو خاص استعداد میں محدود اور خاص طور کے عادات اور عقائد اور اخلاق اور روش میں قابلِ اصلاح ہوتے تھے پس اس وجہ سے وہ کتابیں قانون مختص القوم کی طرح ہو کر صرف اسی حد تک اپنے ساتھ ہدایت لاتی تھیں جو اس خاص قوم کے مناسب حال اور ان کے پیمانہ صبر استعداد کے موافق ہوتی تھیں

دوسری وجہ یہ کہ اُن انبیاء علیہم السلام کو ایسی شریعت ملتی تھی جو ایک خاص زمانہ تک محدود ہوتی تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کتابوں میں یہ ارادہ نہیں کیا تھا کہ دُنیا کے اخیر تک وہ ہدایتیں جاری رہیں اسلئے وہ کتابیں قانون مختص الزمان کی طرح ہو کر صرف اسی زمانہ کی حد تک ہدایت لاتی تھیں جو ان کتابوں کی پابندی کا زمانہ حکمت الٰہی نے اندازہ کر رکھا تھا۔

یہ دونوں قسم کے نقص جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ قرآن کریم بکلّی ان سے مبرّا ہے کیونکہ قرآن کریم کے اتارنے سے اللہ جلّشانہٗ کا یہ مقصد تھا کہ وہ تمام بنی آدم اور تمام زمانوں اور تمام استعدادوں کی اصلاح اور تکمیل اور تربیت کر سکے اور اسلام کی پوری مشعل اور پوری عظمت بنی آدم پر ظاہر ہو اور اس کے ظہور کا وقت بھی آپہنچا تھا اسلئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے جو قیامت تک آنیوالے تھے ایک کامل اور جامع قانون کی طرح نازل فرمایا اور ہر ایک درجہ کی استعداد کے لئے افادہ اور افاضہ کا دروازہ کھول دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۲۲ تا ۲۲۸)

اسلام کی حقانیت کی علامات

"اسلام کی حقیقت اور حقانیت کی اوّل نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ (سورہ حم سجدہ)

سو یہی معیار حقیقی سچے زندہ اور مقبول مذہب کا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نور صرف اسلام میں ہے دوسرے مذاہب اس روشنی سے بے نصیب ہیں۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

"سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اُس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے۔"

(البدر ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

حقیقت اسلامیہ کی تحصیل کے وسائل

قرآن کریم نے حقیقت اسلامیہ کی تحصیل کے لئے بہت سے وسائل بیان فرمائے ہیں مگر درحقیقت اُن سب کا مآل دو قسم پر ہی جا ٹھہرتا ہے۔ اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی مالکیت تامہ اور اس کی قدرت تامہ اور اس کی حکومت تامہ اور اس کے علم تام اور اس کے حساب تام اور نیز اس کے واحد لاشریک اور حیّ و قیوم اور حاضر ناظر ذوالاقتدار اور ازلی ابدی ہونے میں اور اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور جمیع جلال اور کمال کے ساتھ یگانہ ہونے میں پورا پورا یقین آجائے یہاں تک کہ ہر ذرہ اپنے وجود اور اس تمام عالم کے وجود کا اُس کے تصرف اور حکم میں دکھائی دے اور ھوالقاھر فوق عبادہ کی تصویر سامنے نظر آجاوے اور نقش اسبح بحمدہ ملکوت السمٰوات والارض کا جلی قلم کیساتھ دل میں لکھا جائے یہاں تک کہ اس کی عظمت اور ہیبت اور کبریائی تمام نفسانی جذبات کو اپنی قہری شعاعوں سے مضمحل اور خیرہ کر کے اُن کی جگہ ایک دائمی رعب اپنا دل پر جما دیوے اور اپنے قہری حملہ سے نفسانی سلطنت کے تخت کو خاک مذلت میں پھینک دیوے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیوے اور اپنے خوفناک کرشموں سے غفلت کی دیواروں کو گرا دے اور تکبر کے میناروں کو توڑ دے اور ظلمت شرک کی حکومتیں وجود انسانی کی دار السلطنت سے بکلّی اٹھا دیوے اور جو جذبات نفس امارہ کی طبیعت انسانی پر حکومت کرتے تھے اور باعزت سمجھے گئے تھے اُن کو ذلیل اور خوار اور ہیچ اور بے مقدور کر کے دکھلا دیوے۔

دوم یہ کہ اللہ جلّشانہٗ کے حسن و احسان پر اطلاع وافر پیدا کرے کیونکہ کامل درجہ کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے اور اللہ جلّشانہٗ کا حسن اُس کی ذات اور صفات کی خوبیاں ہیں اور خوبیاں یہ ہیں کہ وہ خیر محض ہے اور مبداء ہے جمیع فیضوں کا اور مصدر ہے تمام خیرات کا اور جامع ہے تمام کمالات کا اور مرجع ہے ہر ایک امر کا اور موجد ہے تمام وجودوں کا اور علت العلل ہے ہر ایک مؤثر کا جس کی تاثیر یا عدم تاثیر ہر یک وقت اُس کے قبضہ میں ہے اور واحد لاشریک ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور اقوال میں اور افعال میں اور اپنے تمام کمالوں میں اور ازلی اور ابدی ہے اپنی جمیع صفات کاملہ کے ساتھ بڑا ہی نیک اور بڑا ہی رحیم باوجود قدرت کاملہ سزا دہی کے ہزاروں رسول کی خطائیں یکدم کے رجوع میں بخشنے والا بڑا ہی حلیم اور بُردبار اور پردہ پوشی کرنے والا نفرت کے کاموں اور مکروہ گناہوں کو دیکھنے والا اور پھر جلد نہ پکڑنے والا اگر اس کا روحانی جمال تمثل کے طور پر ظاہر ہو تو ہر یک دل پروانہ کی طرح اس پر گرے۔ پر اس نے اپنا جمال غیروں سے چھپایا اور انہیں پر ظاہر کیا جو صدق سے اس کو ڈھونڈتے ہیں۔ اس نے ہر یک خوبصورت چیز پر اپنے حسن کا پرتوہ ڈالا۔ اگر آفتاب ہے یا ماہتاب یا وہ ستارے جو چمکتے ہوتے نہایت پیارے معلوم ہوتے ہیں یا خوبصورت انسانوں کے منہ جو دلکش اور ملیح دکھائی دیتے ہیں یا وہ تازہ اور سرسبز اور خوشنما پھول جو اپنے رنگ اور بُو اور آب و تاب سے دلوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں یہ سب درحقیقت ظلّی طور پر اسی حسن لازوال سے ایک ذرہ کے موافق حصہ لیتے ہیں۔

حصول حقیقت اسلام کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم و صلوٰۃ اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عز اسمہ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجا لاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اسی کے بنین و بنات ہیں اور ابتداء اسی معرفت کی پرتوہ اسم رحمانیت سے نہ کسی عمل سے نہ کسی دعا سے بلکہ بلا علت فیضان سے صرف ایک موہبت ہے يهدى من يشاء ويضل من يشاء۔ مگر پھر یہ معرفت اعمال صالحہ اور حسن ایمان کے شمول سے زیادہ ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ آخر الہام اور کلام الٰہی کے رنگ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نز دل پکڑ کر تمام صحن سینہ کو اُس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے اور اس معرفت تامہ کے درجہ پر پہنچ کر اسلام صرف لفظی اسلام نہیں رہتا بلکہ وہ تمام حقیقت اُس کو جو ہم بیان کر چکے ہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ اور انسانی روح نہایت انکسار سے حضرت احدیت میں اپنا سر رکھ دیتی ہے تب دونوں طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ جو میرا سو تیرا ہے۔ یعنی بندہ کی روح بھی بولتی ہے اور اقرار کرتی ہے کہ یا الٰہی جو میرا ہے سو تیرا ہے اور خدا تعالیٰ بھی بولتا ہے اور بشارت دیتا ہے کہ اے میرے بندے جو کچھ زمین و آسمان وغیرہ میرے ساتھ ہے وہ سب تیرے ساتھ ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۱۸۶ ۱۸۹۰ء)

"جب دل دھوئے نہ جاویں اور ایمان حجاب اور زنگ کی تہوں سے صاف نہ کیا جاوے سچا اسلام اور سچی توحید جو مدار نجات ہے حاصل نہیں ہو سکتی اور ان حجب ظلمانیہ کے دور کرنے کا آلہ یہی خدا تعالیٰ کے نشانات ہیں جن سے خود خدا تعالیٰ کی ہستی اور نبوت پر ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک سچا ایمان نہ ہو جو کچھ کرتا ہے وہ صرف رسوم اور ظاہر داری کے طور پر کرتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

"اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے بلکہ جو اس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۲ فروری ۱۹۰۳ء)

مسلمان کون ہے؟

واما الرجل المحمدی فقد أُمر له ان یتبع الشریعة الفطریّة كما يتبع الشريعة القانونية. ولا يقع امر الا بعد شهادة الشريعة الفطرية. ولذالك سمی الاسلام دين الفطرة لهذه الملّة للزوم الفطرة. فالمسلم الكامل مَن يتبع الشريعتين. وينظر بالعينين. فيهدى الى الصراط ولا يخدعه الخادعون ولذالك ذكر الله فى محامد الاسلام انه شريعة فطرية حيث قال فطرة الله التى فطر الناس عليها. وهذا من اعظم فضائل هذه الملّة. ومناقب تلك الشريعة.

(خطبہ الہامیہ ص ۳۱۵)

اسلامی شریعت کی پیروی کرنے والے شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فطری شریعت کی اس طرح پیروی کرے جس طرح وہ قانون شریعت کی پیروی کرتا ہے اور ہر امر فطری شہادت کے بعد ہی وقوع پذیر ہوتا ہے اور اسلام کو اس لئے دین فطرت کہا گیا ہے کہ فطرت اس ملت کو لازم ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔ پس کامل مسلمان وہ ہے جو دونوں شرائع (فطری اور قانونی) پیروی کرتا ہے اور دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ پس ایسا انسان صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیا جاتا ہے۔ اور اُس کو کوئی دھوکہ دینے والا دھوکہ نہیں دے سکتا اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے محامد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ شریعت فطریہ ہے جیسا کہ فرمایا۔ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا اور تمام اس ملت کے فضائل میں سے ایک عظیم فضیلت اور اس شریعت کے مناقب میں سے ایک بڑی منقبت ہے۔"

"سچا مسلمان اور معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر ہو۔"

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۱ء)

"مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

"حقیقی مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کہ پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے اور حقیقی بہشت یہی ہے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

"مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔ قرآن آسمانی کتاب ہے اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں ان سے باہر نہ جاؤں گا نہ عقیدہ میں نہ عبادات میں نہ عمل درآمد میں۔ میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر ہی ہوگا۔"

(البدر ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء)

"مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے۔ گویا اس کے قویٰ خدا تعالیٰ کے لئے مر جاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے۔"

(البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

"اسلام کا لفظ ہی مسلمان بناتا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکموں پر گردن جھکائی جائے۔ یہ لقب کسی اور ملت کو نہیں دیا گیا۔ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اسلام جس بات کو چاہتا ہے وہ اس جگہ سے اسلام کے ذریعہ حاصل ہو جاتا ہے۔"

(البدر یکم جولائی ۱۹۰۳ء)

"یاد رکھو اسلام ایک موت ہے جب تک کوئی شخص نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے نئی زندگی نہیں پاتا اور خدا ہی کے ساتھ بولتا، چلتا، پھرتا، سنتا، دیکھتا نہیں وہ مسلمان نہیں ہوتا۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

"مسلمان تو انسان اسی صورت میں رہ سکتا ہے۔ جب سچے دل سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان لاوے اور پورے طور پر اس پر کاربند ہو جاوے اور اس کے بعد قرآن شریف پر ایمان رکھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی سچی اور کامل کتاب ہے اور وہی ایک کلام ہے جس پر خدا تعالیٰ کی مہر ہے۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء)

(مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی)

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ (واقفین زندگی)

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر ۱۹۷۰ء میں ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائیگا۔ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔ اس وقت ایک تو ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے وہ باقاعدہ مربی بنتے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

(الفضل ۸ جون ۱۹۶۶ء)

نیز حضور فرماتے ہیں کہ:

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کیلئے ۔۔۔۔۔۔ جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں مبلغ کم ہیں۔ ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ لیکن ہم نے مٹی یا آسمان سے بنا کر تو نہیں بھیجنے جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے گی ۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت تک دنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۶۶ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ تمام ضلعوں کے امراء کرام طلباء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی تلقین فرمائینگے۔ اور اس سلسلہ میں کما حقہ کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:۔(۷):۔

مسل نمبر ۲۱۷۵۱

میں عبدالسلام ولد صوفی رحمت اللہ صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منگلور ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۴/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایک مکان واقع مانسہرہ جس کی قیمت تقریباً ۔/۱۵۰۰۰ روپے۔

(۲) ایک کنال زمین قیمت اندازاً ۔/۲۰۰۰ روپے جس میں میرے حصہ کی قیمت تقریباً ۔/۴۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۴۸۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالسلام۔ ساکن منگلور (حالی ڈاڈر محکمہ صحت) تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ گواہ شد:۔ محمد سعید وصیت نمبر ۶۴۴۹ انسپکٹر بیت المال مانسہرہ۔ گواہ شد:۔ خورشید عالم سیکرٹری مال جماعت ڈاڈر۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۵۲

میں فضل بیگم بیوہ سید نذیر حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۳/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۵ تولے موجودہ مالیت ۔/۳۰۰۰ روپے۔ (حق مہر ۔/۵۰۰ روپے زیور میں شامل ہے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ فضل بیگم بیوہ نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ صوبیدار محمد شریف ولد راجہ اللہ دتا صاحب چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات۔ گواہ شد:۔ راجہ شاہ سوار۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۱۷۵۳

میں داؤد احمد علوی ولد چوہدری علی محمد صاحب علوی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۴/۴/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار جیب خرچ جو اسوقت ۔/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ داؤد احمد علوی ولد چوہدری عطا محمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ ناصر احمد خان عارف زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد:۔ عبدالحق ولد محمد حسین دارالیمن شرقی ربوہ۔

برائے فروخت

ایک عدد فرج انڈلیسٹ ۸ء کیوبک فٹ اٹلی کا بنا ہوا چالو حالت میں برائے فروخت موجود ہے۔ ضرورت مند اصحاب شام چار بجے کے بعد پتہ ذیل پر مل کر دیکھ لیں:۔

محمد اقبال ۱۸/۱۷ دارالرحمت وسطی

(عبدالرحیم صاحب شرما کے مکان کے بالائی حصہ میں)

اسلام اور احمدیت کی عزت کیلئے جان کی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء میں فرماتے ہیں کہ:۔

"میں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آجکل اسلام کو اس کی ضرورت نہیں کہ تلوار اور بندوق سے جنگ کر کے جان قربان کی جائے بلکہ آجکل اپنی جان قربان کرنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ نوجوان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے اعلاء کے لئے صرف کر دیں۔"

(مطبوعہ الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

جماعت کے جو نوجوان حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

• میرے ماموں صوفی عبدالقدیر صاحب بدوملہوی کراچی میں بعارضہ دل بیمار ہیں۔ چند دنوں سے مرض کا دوبارہ حملہ ہوا ہے جو قابل تشویش ہے۔ احباب کی خدمت میں اُن کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد خان ربوہ)

• عرصہ ۲ ماہ سے میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس وجہ سے میں بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز جن لوگوں نے چوڑیوں کے پیسے دینے ہیں وہ براہ کرم چوہدری فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی کے گھر کے سامنے مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(فاطمہ بی بی عرف مائی روڑی چوڑیوں والی)

• میری اہلیہ ضعیف العمر اور بہت کمزور ہے۔ اس وقت حواس بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم اپنی رضاء اور خوشی کے مقام پہ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عاجز حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

اعلان ولادت

مکرم برادرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع و علاقہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۷۴ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ گھڑی

ایک گھڑی کمپنی (ZODIAC) سنہری کیس اور سنہری ڈائل۔ آٹومیٹک۔ سیاہ سٹریپ ٹوٹا ہوا کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے۔ ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

ابرار احمد جاوید۔ باسط منزل، دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر

۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانی کی خدمت کرنیوالے

قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ٹنڈو محمد خان۔

دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گوجرانوالہ اور ربوہ میں شروع کیا گیا ہے۔ ربوہ فون نمبر ۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم میں جس قدر تقویٰ اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا

کامیابی وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مارچ ۱۹۶۸ء کو خطبہ جمعہ میں تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"قرآن کریم میں جس قدر تقویٰ اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقوےٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے، تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے، تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں ہمیں بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جا رہی ہے جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پا سکتا۔ ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی مدارج طے کر سکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جا رہا ہے اَلْکِتَابُ اور لَا رَیْبَ فِیْہِ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ایک ایسی شریعت جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جا رہی ہے لیکن یہ نہ بھولنا کہ یہ شریعت صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقوےٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو، اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو، اگر کسی شخص کی زبان نہایت ہی میٹھی ہو، اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیرخواہی کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقوےٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کر کے بھی اگر تقوےٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پا سکتے کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقوےٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے۔

دوسری جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ جو شخص تقوےٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ رد کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا تو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اٹھائیں گے اور اٹھانے والے ہوں گے جو اتقاء کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے جن کا تقوےٰ بڑی مضبوط بنیادوں کے اوپر قائم ہو گا ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔ تقوےٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ سورۂ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کہ تقوےٰ کے طریق پر ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے۔ انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جدّ و جہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے یہ معنی کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱-۵۲ میں فرماتے ہیں:-

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

قرآن کریم نے تقویٰ کے اس معنی کو مختلف مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ (حجرات آیت ۸) یہاں بھی تقویٰ کے معنی ایک نہایت حسین پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کی وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور تمہارے دلوں کو اسے اپنے فضل سے اس حقیقت تک پہنچا دیا کہ حقیقی روحانی خوبصورتی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اور نہ روحانی بدصورتی سے تقویٰ کے بغیر بچا جا سکتا ہے۔" (الفضل ۷ر اپریل ۱۹۷۱ء صفحہ ۳)

درخواستِ دعا

ربوہ ۲ر ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:-

(۱) "کراچی سے محمد احمد خاں کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے مگر جلن اور گھبراہٹ کا دورہ کبھی کبھی ہو جاتا ہے دعا کرتے رہیں کہ کلی صحت کے ساتھ جلد بخیر واپسی ہو۔ آمین

(۲) دوسرے میرے داماد کرنل مبشر احمد اور میری لڑکی چار ماہ کے لئے انگلینڈ گئے تھے وہ ۱۲ر تاریخ جمعہ کے دن وہاں سے واپس ہوں گے اور دو دن کراچی ٹھہر کر یہاں آئیں گے۔ دعا کریں کہ سفر بخیر گزرے وہاں سے کراچی تک کا بھی اور یہاں بھی بخیریت پہنچیں۔ بدلی لاہور کی ہو گئی ہے بدلی بھی بابرکت ہو" آمین اللہم آمین

داخلہ جامعہ احمدیہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ یکم و ۲ر ستمبر کو ہوگا۔ اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند اور خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے طلبہ جنہوں نے امسال میٹرک یا ایف۔ اے پاس کیا ہے یا گریجوایٹ ہوں داخلے لے سکتے ہیں۔ امید ہے احمدی نوجوان اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ پراسپیکٹس دفتر جامعہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلانِ داخلہ

گیارھویں جماعت (آرٹس۔ پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل سرٹیفکیٹ، کیریکٹر سرٹیفکیٹ، رزلٹ کارڈ اور پاسپورٹ سائز تین عدد فوٹو مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۷۴ء تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ طلباء کا انٹرویو ۱۷ر اگست سے ۲۶ر اگست تک ہوگا۔ انٹرویو کے وقت طالب علم کے والد یا سرپرست کا ساتھ آنا ضروری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴